سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۱ مئی بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔
آمین اللّٰھم آمین

جلد ۵۲/۱۷ | یکم احسان ۱۳۴۲ ہش | ۸ محرم ۱۳۸۳ھ | یکم جون ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۲۸

حکومت نے کتاب کی ضبطی کا فیصلہ واپس لے لیا

خدا کے فضل سے حق و انصاف کی فتح ہوئی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

یہ خبر جماعت احمدیہ اور دنیا بھر کے اسلامی حلقوں میں انتہائی خوشی اور اطمینانِ قلب سے سُنی جائے گی کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے جو فیصلہ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب" سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق کیا تھا وہ سرکاری اعلان کے مطابق ضبطی کے حکم سے قریباً ڈیڑھ ماہ بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اسی کی ازلی مشیت کے ماتحت واپس لے لیا ہے۔ اس سے پہلے کی خبریں غیر سرکاری اور غیر مصدقہ تھیں مگر اب سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔

ہم اس معاملے میں سب سے پہلے اور سب سے مقدم طور پر بلکہ حقیقی رنگ میں تو خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے حکومت کو ایک صریحاً غلط اور غیر منصفانہ فیصلے کو منسوخ کرنے کی توفیق دی اور اس طرح دنیا بھر کے احمدیوں اور تمام غیرت مند مسلمانوں کے اضطراب کو دور کیا اور ان کے دلوں کو تسکین اور راحت پہنچائی۔ اللّٰھم انا نشکرک ولانکفرک سبحانک ما اعظم شانک وانت علیٰ کل شیءٍ قدیر۔

اس کے بعد ہم اُن کثیر التعداد غیر از جماعت مسلمان شرفاء کا بھی دلی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس معاملے میں اسلامی غیرت کا اظہار کرتے ہوئے ہمارا ساتھ دیا اور حکومت کو احتجاجی مراسلے اور تاریں ارسال کرکے اور اخبارات میں احتجاجی نوٹ بھجوا کر دینی غیرت کا اظہار کیا۔ اور حق و انصاف کے معاملے میں جماعت احمدیہ کی اعانت فرمائی فجزاھم اللہ خیراً

اسی طرح ہم اُن غیر مسلم شرفاء کے بھی شکرگزار ہیں جنہوں نے اس معاملہ میں حق و انصاف کی تائید میں آواز اٹھائی۔

پھر ہم حکومت کے بھی شکرگزار ہیں کہ اُس نے بالآخر اپنی غلطی محسوس کرکے اپنے ناواجب اور غیر منصفانہ حکم کو واپس لے لیا اور آخر کار اس معاملہ میں دانشمندی اور انصاف پسندی کا ثبوت دیا۔ ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ۔ یعنی جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکرگزار بندہ نہیں بن سکتا۔

اسی طرح ہم اس پاکستانی پریس کے بھی شکرگزار ہیں جس نے اس معاملے میں اسلامی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ہمارا ساتھ دیا اور احتجاجی تاروں اور مراسلات کو شائع کرکے ہمارے ہاتھوں کو تقویت پہنچائی۔ کاش یہ تعاون زیادہ وسیع پیمانہ پر اور زیادہ زوردار رنگ میں ظاہر ہوتا۔

بالآخر اس موقعہ پر پاکستان اور دنیا بھر کی جماعتہائے احمدیہ کا طبعی ردعمل بھی بڑا قابلِ قدر اور بڑا قابلِ تعریف ہے کہ وہ اس معاملے میں غیر معمولی اسلامی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک جان ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور بے نظیر غیرت کا اظہار کیا۔ اور ریزولیوشنوں اور احتجاجی نوٹوں سے حکومت کے افسروں اور اخباروں کے ایڈیٹروں کے سامنے اس کثرت سے اپنے دلی دکھ اور غم و غصہ کا اظہار کیا کہ گویا ملک میں احتجاجوں کا ایک سیلاب آگیا فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے تقریر و تحریر کے ذریعہ اسلام کی جو عدیم المثال خدمات سرانجام دی ہیں وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں اور دوست اور دشمن اپنے اور بیگانے اُن کا لوہا مان چکے اور آپ کو اسلام کا ایک "فتح نصیب جرنیل" قرار دے چکے ہیں۔ پس یہ کتنے دکھ اور افسوس کی بات تھی کہ وقت کی مسلمان حکومت نے جلد بازی اور کوتاہ اندیشی سے آپ کی ایک ایسی کتاب کو ضبط کرنے کا فیصلہ کیا جو اسلام کی تائید اور ایک نادان مسیحی کے اعتراضوں کے جواب میں پینسٹھ ۶۵ سال پہلے لکھی گئی تھی اور جسے خود اُس وقت کی عیسائی حکومت اپنے پچاس ۵۰ سالہ دور میں وسعتِ قلب کے ساتھ برداشت کرتی چلی آئی تھی۔ بہرحال اگر صبح کا بھولا شام کو گھر واپس آجائے تو اُسے بھولا ہوا نہیں سمجھنا چاہیئے اور ہم حکومت کے شکرگزار ہیں کہ اُس نے اپنے اس ناواجب اور غیر منصفانہ فیصلے کو جلدی منسوخ کرکے ہمارے زخمی دلوں پر مرہم کا پھاہا رکھا ہے۔ دعا ہے کہ خدا اُسے آئندہ ایسی غلطی سے محفوظ رکھے آمین۔ دراصل اگر حکومت غور کرے تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا وجود حکومت کے لئے ایک مقدس تعویذ ہے۔ کاش وہ سمجھے!!!

خاکسار
مرزا بشیر احمد
ربوہ ۳۱/۵/۶۳

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم جون ۶۳ء

ایاک نعبد و ایاک نستعین

کل ہم نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ مطبوعہ الفضل ۲۹ ۵/۶۳ کا ذکر کیا تھا اور بتایا تھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اس خطبہ میں سورہ فاتحہ کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی ہے خاص کر آپ نے قرآن کریم کے الفاظ ایاک نعبد اور ایاک نستعین کی جو اخلاقی نقطۂ نظر سے توجیہہ کی ہے وہ بے نظیر ہے۔ ہم نے اپنے الفاظ میں حضور کے بیان کردہ معانی کو بیان کیا تھا جو کافی نہیں ہے اس لئے آج ہم حضور کے اس خطبہ کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں تاکہ احباب کے دل پر اس خطبہ کا ماحصل نقش ہو جائے۔ "ایاک نعبد" کے متعلق آپ فرماتے ہیں:-

"اس کے بعد کہتا ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ پس ساری سورۃ میں یہی دو فقرے اس نے اپنی طرف منسوب کئے ہیں۔ ان سے پہلے وہ صداقت کا اظہار کرتا ہے اور ان کے بعد خدا سے کچھ مانگتا ہے کہ اے خدا مجھے کچھ دیدے لیکن درمیان میں وہ دو دعوے کرتا ہے ایک تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں خدا کا عبد ہوں اور کسی کا عبد نہیں۔

لیکن اگر اس کا عمل دیکھو تو کتنے ہیں جو اس دعوے پر سچے طور پر عمل کرتے ہیں۔ ہزاروں ہیں جو ایک طرف ایاک نعبد کہتے ہیں اور دوسری طرف چوریاں کرتے ہیں۔ جھوٹ بولتے ہیں غیبت کرتے ہیں اور ذرا ہاتھ میں طاقت آئے تو دوسرے کو کچھ چیز ہی نہیں سمجھتے وہ اپنے کمزور بھائی کو کہتا ہے کہ میں تھپڑ مار کر تیرے سارے دانت توڑ ڈالوں گا وہ نادان اتنا بھی نہیں جانتا کہ یہ زور اس کے ہاتھ میں کہاں سے آیا۔ دولت آجائے تو وہ لوگوں کو کہتا ہے کہ میں تمہیں یوں ذلیل کر دوں گا میں تمہیں سیدھا کر دوں گا۔ چنانچہ دیکھ لو نبیوں کے مخالف کس گھمنڈ کے ساتھ نبیوں کو چیلنج دیتے تھے کہ باز آجاؤ ورنہ ہم تم کو اپنی زمین سے نکال دیں گے۔۔۔۔۔ گویا ادھر تو وہ ایاک نعبد میں خدا تعالیٰ کے سامنے کہتا ہے کہ میں کچھ بھی نہیں میں تو آپ کا ایک غلام ہوں۔ میں تو ذلیل ہوں۔ میرا کوئی ٹھکانا نہیں مگر نماز سے نکل کر ایک اپنے جیسے بندے کو جس کی ویسی ہی آنکھیں ہیں جیسی اس کی ویسی ہی ناک ہے جیسی اس کی ویسے ہی ہاتھ اور پاؤں ہیں جیسے اس کے کہتا ہے کہ میں تجھے نکال دوں گا۔ میں تجھے جوتوں سے سیدھا کروں گا میں تجھے بتا دوں گا کہ میں کون ہوں۔ تعجب ہے کہ پچاس دفعہ خدا تعالےٰ کے سامنے ایاک نعبد کہنے والا کہتا ہے کہ میں وہ چیز ہوں اور میں یہ چیز ہوں اور اتنے بڑے دعوے کرتا ہے۔ مسجد میں تو وہ کہتا ہے کہ خدا ہی سب کچھ ہے مگر باہر آکر آپ ہی رب بن جاتا ہے اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ شخص اتنا جھوٹ بولنے والا ہے کہ جس کی مثال ہی نہیں اور پچاس دفعہ دعوے کر کے جھوٹ بول جاتا ہے ایسے شخص کے قول کی کیا قیمت رہ جاتی ہے جو ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ پچاس دفعہ کہتا ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں میں نہایت ذلیل غلام ہوں تو ہی سب سے بڑا ہے مگر باہر نکل کر کہتا ہے کہ میں ہی سب کچھ ہوں۔ بھلا ایسے شخص کے دل میں ایمان پیدا ہی کیسے ہو سکتا ہے۔ جو باوجود کمزور ہونے کے دعوے کرتا ہے کہ میں یوں کر دوں گا اور یوں کر دوں گا۔ اس کے مقابلہ میں خدا کو سب طاقتیں حاصل ہیں مگر پھر بھی وہ ایسا نہیں کہتا بلکہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے۔۔۔۔

ایاک نعبد کہنے والا اگر غرور اور تکبر سے کام لے تو میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی غلامی ہے!!" (الفضل ۲۹ ۵/۶۳ ص۳)

اس کے بعد آپ ایاک نستعین کی تشریح ان الفاظ میں فرماتے ہیں:-

"دوسری بات جو وہ بطور دعوے کے پیش کرتا ہے ایاک نستعین ہے کہ اے خدا میں نے تجھ ہی سے لینا ہے اور کسی بندے سے نہیں مانگنا۔ مگر عملاً ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں ایک بندہ کہتا ہے کہ میں ذلیل ہوں میں حضور کا غلام ہوں ادھر سجدے سے سر اٹھاتے ہی لاٹھی لے کر کھڑا ہو جاتا ہے وہاں یہ دوسرا شخص اسی کی شکایت لے کر خدا کے حضور میں کھڑا ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ خدایا یہ جو تیرا بندہ بنتا تھا بالکل جھوٹ کہتا تھا۔ تیرے سامنے تو کہتا تھا کہ میں نے کسی پر ظلم نہیں کرنا۔ میں نے کسی کا حق نہیں دبانا مگر باہر جا کر ڈنڈا لے کر کھڑا ہو جاتا ہے اور ہم پر ظلم کرتا ہے اور ہمارے مالوں کو ناجائز طور پر دباتا ہے یہ تو تیرے سامنے جھوٹ بول گیا مگر ہم سچ کہتے ہیں کہ ہم تجھ سے ہی مدد مانگیں گے اور کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ لیکن ظالم تو یہ کہہ کر کہ میں تیرا غلام ہوں ذلیل ہوں۔ کسی کو کیا کہہ سکتا ہوں۔ جھوٹ بول گیا۔ اور یہ مظلوم بن کر جھوٹ بول گیا کیونکہ ادھر تو خدا کے سامنے کہا کہ میں نے تجھ سے ہی مانگنا ہے اور پھر سلام پھیرتے ہی بندوں کے آگے ہاتھ جوڑنے شروع کر دیتا ہے کہ حضور ہمارے مائی باپ ہیں حضور ہی مدد کر سکتے ہیں۔ اگر اس کا ایاک نستعین کہنا صحیح ہے تو پھر یہ گھبراتا کیوں ہے۔ اگر واقعہ میں خدا ہے تو وہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بندوں سے کس لئے مدد مانگتا پھرتا ہے۔ بہرحال اس کا ایاک نستعین کہنا بھی صحیح ہو سکتا ہے جب وہ دوسرے بندوں سے ذلت آمیز مدد نہ مانگے ہاں تعاون والی مدد مانگے تو یہ درست ہو گا۔ یہ نہ ہو کہ انسانی کوشش پر ہی سارا انحصار رکھے۔ ایک شخص جب کسی سے سفارش کرانا چاہتا ہے اور اسی سفارش پر سارا انحصار رکھتا ہے تو اس کی یہی وجہ ہوتی ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر اس کی سفارش نہ ہوئی تو وہ کہیں کا بھی نہ رہے گا حالانکہ جب ایک شخص نماز میں کہتا ہے کہ مجھے کسی کی پرواہ نہیں تو فارغ ہو کر کیوں ہر دروازے پر ماتھا رگڑتا ہے اور منتیں کرتا پھرتا ہے کہ مجھ پر فلاں مصیبت ہے میری مدد کرو۔" (ایضاً)

اب حضور ہی کے الفاظ میں دونو کا خلاصہ پھر سنیئے:-

"کیا یہ عجیب تماشہ نہیں کہ ظالم اور مظلوم دونوں جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ ایک خدا کے سامنے جا کر کہتا ہے کہ میرے جیسا ذلیل دنیا میں کوئی نہیں میرے جیسا نکما دنیا میں کوئی نہیں اور جب باہر نکلتا ہے تو طرح طرح کے ظلم و ستم سے کام لینا شروع کر دیتا ہے۔ دوسرا کہتا ہے مجھے کسی ظالم کی کیا پرواہ ہے۔ میں کب کسی سے ڈرتا ہوں جب تیرے جیسا رحیم و کریم خدا میرے سامنے ہو تو مجھے کس کا خوف ہو سکتا ہے۔ بھلا میں کسی سے ڈرتا ہوں؟ مجھے پتہ ہے کہ جو مجھے مارنا چاہے گا تو اسے مار دے گا۔ اور جو مجھے ذلیل کرنا چاہے گا تو اسے ذلیل کریگا میں تیرا دروازہ چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں؟ مگر جس طرح پہلا شخص نماز کے بعد ظلم کو شیوہ بنا لیتا ہے اسی طرح یہ دوسرا شخص پانچ مرتبہ خدا سے مانگنے کا اقرار کر کے جاتا ہے اور پانچ پہر لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔ ایسا اقرار کرنے والے پر خدا کا فضل نازل کس طرح ہو سکتا ہے۔" (ایضاً ص۵)

دنیا میں کروڑوں مسلمان ہیں جو پانچ وقت نمازیں ایاک نعبد اور ایاک نستعین کا اقرار دہراتے ہیں مگر ان میں سے بہت تھوڑے ہیں جو اپنے اس اقرار کو نباہتے ہیں۔ اگر مسلمان اپنے اس اقرار پر عمل پیرا ہوں تو آج ہی دنیا کا نقشہ بدل جاتا ہے۔ ظالم اور مظلوم دونوں کے لئے کتنا سبق اس اللہ تعالےٰ کی سکھائی ہوئی دعا میں بھر دیا گیا ہے۔ بے شک دنیا کی کوئی دعا اس ہمہ گیر دعا کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اگر انسان اس کو سمجھیں اور اس پر کما حقہ عمل کریں تو دنیا سے ہر قسم کی بے انصافی اور ظلم و ستم کی بنیاد اکھڑ سکتی ہے۔ اگر ہم حقیقی طور پر خدا تعالےٰ کا بندہ بن جائیں تو ہم کس طرح دوسروں پر ظلم و ستم کر سکتے ہیں اور اگر ہم اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں تو ہم کس طرح دوسروں کے سامنے ذلیل ہو سکتے ہیں۔

برصغیر ہند و پاکستان میں
مسیحیت کا نفوذ اور اس کا دفاع

مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

دو ہزار سال پہلے یروشلم کے افق پر نبوت کا ایک نور چمکا تھا۔ وہ ان خدائی انوار میں سے تھا۔ جن سے مادی کرّوں کی بجائے انسان کا دل منور ہوتا ہے۔ آج اس نور کو یسوع مسیح۔ ابن مریم اور حضرت عیسٰیؑ کہتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ وہ بڑا حسین و باوقار انسان تھا ان کے چہرے کا رنگ سرخی مائل تھا۔ بال گھنگریالے تھے اور بازو نہایت مضبوط و خوبصورت۔ ان کے ایک ہم عصر پبلیس لینٹولس (جو جودیا کا گورنر رہ چکا تھا) نے ایک خط میں لکھا ہے کہ اس جیسا حسین انسان اس علاقے میں نہیں دیکھا گیا۔ وہ کم سخن تھا مگر جب وعظ کہتا تو لوگوں کو حسن بیان سے مسحور کر لیتا۔

اس مقدس انسان نے اپنے مکتوب میں سب سے پہلے ان بارہ آدمیوں کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا۔ جو یروشلم کی سوسائٹی میں سب سے ادنیٰ سمجھے جاتے تھے انہیں خوشخبری دی کہ تم دنیا کا نور ہو اور زمین کی نمک۔ کل تم ماہی گیر تھے۔ مگر اس مکتب فیض سے آدم گیر بنائے گئے۔

اس پاک سیرت انسان کے تذکرے میں آتا ہے کہ اس نے یہودیوں کے خلاف ایک اصلاحی تحریک چلائی۔ ان کے علماء صوفیا اور خانقاہ نشینوں کے خلاف آواز بلند کی۔ وہ قربان گاہ اور ہیکل کی بھی ویسی تعظیم نہ کرتا جیسی یہودی کیا کرتے تھے۔ مگر وہ تورات کے احکام کا نفاذ چاہتا تھا۔ اور آسمانی بادشاہت کا قیام۔

وہ ہمیشہ اخوت و محبت کی تعلیم دیتا اور سننے والوں کو اخلاق کی چھوٹی بڑی باتیں بتایا کرتا۔ وہ بہت جلد یروشلم اور اس کے آس پاس ایک معلم اخلاق کے طور پر مشہور ہو گیا

یہودیوں سے اختلاف

یہودی علماء ان سے ناراض رہتے تھے۔ انہوں نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے بارہ غریب و حقیر آدمیوں کا تو انتخاب کیا۔ مگر خانقاہ نشین یہودیوں کو کبھی قابل التفات نہیں سمجھا۔ اکثر وہ انہیں سخت الفاظ جیسے حرام کار، زناکار، اور سانپ کے بچے کہہ کر مخاطب کرتا۔ وہ خود اور اس کی قوم حضرت داؤدؑ کی نسل سے تھی۔ اس لئے وہ کبھی کبھی انہیں داؤدؑ کی بادشاہت کی یاد بھی دلاتا۔

تعلیم

ابھی تک یہ بات اچھی طرح معلوم نہیں ہو سکی کہ اس نے "دبستان فطرت" اور "درس گاہ قدرت" کے علاوہ اور کہیں بھی تعلیم پائی تھی۔ مگر بہر حال یہ مسلّم ہے کہ وہ ایک بلند پایہ معلم، عالی مرتبہ مصلح اور فصیح اللسان واعظ تھا۔ ان کے وعظ و نصیحت سے یروشلم کی یہودی سوسائٹی میں ایک عظیم انقلاب آ گیا۔ اور گھر گھر ان کے ماننے والے پیدا ہو گئے۔ اس لئے اس نے ایک مرتبہ کہا کہ میں باپ کو بیٹے سے اور بھائی کو بہن سے جدا کرنے آیا ہوں۔

وہ بنی اسرائیل کا نجات دہندہ تھا روحانی تعلقات اور مذہبی اقدار پر ایمان رکھتا تھا۔ اس لئے جب ایک مجلس میں ان کو یہ خبر دی گئی کہ آپ کی ماں اور بھائی آئے ہوئے ہیں۔ تو اس نے صاف کہا کہ میری ماں کون ہے اور میرے بھائی کون اس نے اپنے شاگردوں کو بھائی بہن قرار دیا۔

وہ اسرائیلی شہزادہ جسے اب اس کے شاگرد اس کا زور تصرف دیکھ کر استاد کہتے تھے۔ ہزاروں آدمیوں کے دلوں میں جاگزین ہو گیا۔ یروشلم کے بیٹے اور بیٹیاں اس پر جانیں چھڑکنے لگیں۔

واقعہ صلیب

یہودی جو دور و نزدیک بیٹھ کر ان کی یہ مقبولیت دیکھ رہے تھے اپنے مستقبل کی طرف سے فکر مند ہو گئے۔ اور ان کے خلاف سازش کی۔ وہ پیلاطوس کی عدالت میں گئے۔ اور ان کے خلاف بغاوت اور عوام کو گمراہ کرنے کا الزام لگایا۔ حکومت جس کو اکثریت کی خوشنودی کا زیادہ خیال رہتا ہے یہودیوں کی سازش میں آ گئی اور نیکی و اخلاق کا وہ شہزادہ صلیبی موت کا مستحق ٹھہرایا گیا۔

جن دنوں یہودی اس سازش میں مصروف تھے۔ یسوع مسیح پر کئی مرتبہ خدا قادر و یگانہ ظاہر ہوا۔ اور سرگوشی کے رنگ میں اس مظلوم انسان سے کہا۔

دلگیر مت ہو تو صلیب کی موت
سے بچا یا جائے گا۔ تو یونس
نبی کی طرح موت کے منہ سے
نکلے گا۔ اب تیرا امر نبوت
بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں
میں مقبول ہو گا۔ واقعہ صلیب
کے بعد تو اپنے ان قبیلوں کی
طرف چلا جا۔

اس واقعہ کے تصور سے آج بھی دل غمناک آنکھیں اشکبار اور طبیعت مضمحل ہو جاتی ہے کہ بنی اسرائیل کا وہ مربی جو اپنی قوم اور رومی حکومت کے لئے خیر و برکات کا وسیلہ تھا۔ آج اپنی صلیب آپ اٹھائے "گلگتھا" پہاڑی کی طرف جا رہا ہے جہاں اس کو صلیب دی جائے گی۔ قوم کے ناہنجار تمسخر و استہزا کر رہے ہیں وہ صلیب پر چڑھایا جاتا ہے اور تکلیف اور دکھ کی تاب نہ لا کر "ایلی ایلی لما سبقتنی" کہتا ہوا خاموش ہو جاتا ہے۔ فضا کے بگولے اٹھتے ہیں زمین چیختی اور کراہتی ہے۔ آسمان خشمگیں ہو کر انگارہ بن جاتا ہے۔ مگر قابیل کی اولاد اپنے ظلم پر مسرور نظر آ رہی ہے۔

اس ہولناک واقعہ کے بعد یسوع مسیح کے ماننے والے خوف۔ پریشانی اور سکتے کے عالم میں مبتلا ہو گئے۔ مگر جو ہمت دار دانشمند تھے۔ انہوں نے اس عالم میں بھی اس کو لعنت کی موت سے بچانے کی کوشش کی۔ وہ پیلاطوس سے ان کا جسم اطہر مانگ لائے۔ یوسف۔ نقادیس اور بعض دوسرے باخبر حواریوں نے ان کا علاج کیا اور وہ بہت جلد صحت یاب ہو گئے۔

سفر ہند

شدہ شدہ یہ بات یہودیوں کو بھی معلوم ہو گئی کہ یسوع مسیح صلیب سے زندہ اتار لئے گئے ہیں۔ اور اب گلیل کے گلی کوچوں میں پھر رہے ہیں۔ پھر وہی طوفان اٹھنے کا اندیشہ تھا۔ مبادا پھر قصہ دار و رسن دہرایا جائے۔ اس لئے اب اس نے بنی اسرائیل کے گم شدہ قبائل کی تلاش میں ترک وطن کا ارادہ کیا۔ اب اس نے اوٹ کنارے کی جھاڑیوں سرکنڈے کے جنگلوں اور انجیر و زیتون کے باغوں کو چھوڑ کر افغانستان۔ کشمیر کی راہ لی۔ چند ہی دنوں کے بعد ان کی والدہ محترمہ اور کئی شاگرد بھی ان سے مل گئے۔ یہی وہ پہلا دن ہے کہ ہمارے متحدہ ہندوستان نے یسوع مسیح کی محبت و اخوت کا پیغام سنا اور ایک مظلوم نبی کو اپنے گھر پناہ دی۔

شمالی و جنوبی ہند میں یہودی آبادیاں

تاریخ اور آثار قدیمہ کی تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ہندوستانی اسرائیلیوں کو پیغام الٰہی سنانے کے لئے ایک منصوبہ بنایا۔ ان دنوں کشمیر میں وہ اسرائیلی آباد تھے جنہیں بخت نصر نے یروشلم سے جلا وطن کیا تھا۔ اور ہندوستان کے جنوبی ساحلوں پر بھی یہودیوں کی آبادیاں پائی جاتی تھیں۔ تاریخ ہند کے محقق جو یہ لکھتے ہیں کہ سینکڑوں سال قبل مسیح سے ہند و عرب کے درمیان تعلقات پائے جاتے ہیں۔ اس کا ایک سبب یہ ہو سکتا ہے کہ اس زمانے میں ایک بڑی آبادی فلسطین سے ہجرت کر کے ہندوستان میں آباد ہو گئی تھی۔ اس سے ان دونوں ملکوں کے درمیان تجارت۔ تہذیب اور زبان کا تبادلہ ہوتا رہا۔

اس حالت میں جناب مسیح یروشلم سے ہندوستان آئے۔ انہیں اب بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے درمیان نبوت کرنی تھی۔ اس لئے کشمیر اور اس کے نواح میں وہ خود مقیم ہوئے اور جنوبی ہند کی طرف اپنے ایک برگزیدہ حواری تھوما کو بھیجا۔ تا وہ ساحل پر بسنے والے یہودیوں کے بھائیوں کی طرف سے نبوت کریں

ہند میں اسرائیلی و مسیحی آثار

آج بھی کشمیر کے شہر سرینگر میں حضرت یسوع مسیح کے مزار کا پتہ لگتا ہے۔ اور جنوبی ہند کے شہر مدراس میں تھوما حواری کی شہادت گاہ و مرقد کا۔ جناب یسوع مسیح کا مزار مبارک تو مسلمانوں کی بے خبری و ناقدر دانی کے باعث کسمپرسی کے عالم میں پڑا ہے مگر تھوما حواری کی بہت شہرت اور یادگار تعمیر کی گئی ہے

ان کی شہادت گاہ "سینٹ تھومس مونٹ" پر بھی ایک چرچ برائے مائلا پور جہاں کے لوگوں نے ان کے وعظ توحید سے مشتعل ہو کر ان کو قتل کیا تھا۔ اس "مائلاپور" میں بھی ان کے نام کا ایک خاندار چرچ موجود ہے۔ یہیں حضرت تھوما کی لاش دفنائی گئی تھی۔ یہ چرچ ہمیشہ عیسائیوں کی عقیدت کا مرکز بنا رہا ہے۔

تھوما حواری کے وعظ و نصیحت سے جنوبی ہند کے یہودی موحد ہو گئے تھے۔ ان کے قتل کا سبب بھی یہی تھا کہ وہ اپنے وعظ میں شرک و مورتی پوجا کی مذمت کیا کرتے تھے۔ یہ "سینٹ تھومس مونٹ" کے ایک منظر میں ان کی شہادت کا یہ سماں دکھایا گیا ہے۔ اس چرچ میں جب میری نظر اس تصویر پر پڑی تو معلوم نہیں کہ کیں دیر تک وہاں کھڑا کیا سوچتا رہا۔ ایک وجیہہ و باوقار انسان تواضع و انکساری کا ایک سراپا بن کے کھڑا ہے۔ پیچھے سے ایک آدمی جو نیم عریاں ہے ہاتھ میں بھالا لئے آتا ہے اور تاک کر اس کی پیٹھ کو چھید ڈالتا ہے۔ اس تصویر کا منظر اتنا ہی ہے مگر اس میں کتنے حقائق پوشیدہ ہیں۔ جمہوریہ ہند کی تاریخ میں اس واقعے کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے اس لئے کہ آج ہمارے دستور نے ہم کو قانونی طور پر آزادیٔ تقریر و تحریر کا حق دیا ہے۔

آثار کشمیر

رہ گیا کشمیر تو اس میں شک نہیں کہ وہاں مزار مسیح علیہ السلام پر کوئی عالیشان خانقاہ یا چرچ نہیں مگر کشمیر کے کوہ۔ دشت اور وادی میں بنی اسرائیل کے اتنے آثار پائے جاتے ہیں کہ ہم حقیقت کا سراغ لگانے میں کسی بلند خانقاہ یا گرجا گھر کے محتاج نہیں۔ کوہ مری۔ تخت سلیمان۔ عیس مقام۔ پہلگام وادی موآب۔ چاہ بارود ماروت یہ سب کشمیر میں اسرائیلی آثار کی شہادت دے رہے ہیں۔

غرض وہ نور جو یروشلم "بیت اللحم" میں ظاہر ہوا اور گلیل کی آبادی میں پروان چڑھا۔ واقعۂ صلیب کے بعد منتقل ہو کر ہندوستان آ گیا اور رشیوں۔ منیوں اور اوتاروں کا یہ دیس اس فلسطینی نور کا تجلی زار بن گیا۔

مارکوپولو اور واسکوڈی گاما کی آمد

انبیاء کی بعثت سے جمود و تعطل کا دور ختم ہو جاتا ہے اور قوموں میں بیداری۔ زندگی اور عمل کے جذبات ابھر آتے ہیں۔ بنی اسرائیل کی تاریخ میں بھی ہم کو یہی نظر آتا ہے۔ ظہور مسیح سے پہلے ہند و عرب کے درمیان جو تعلقات پائے جاتے تھے وہ اور بھی مضبوط ہو گئے اور دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتوں کا روز افزوں تبادلہ ہونے لگا یہاں تک کہ ہندوستان کی تاریخ ۱۲۸۸ء کے دور میں داخل ہوئی۔ اور ایک سپینی سیاح "مارکوپولو" ہندوستان کی جنوبی بندرگاہ "کائل" پر نمودار ہوا۔ ٹھیک اس کے ۲۱۰ برس بعد دوسرا پرتگالی جہاز راں "واسکوڈی گاما" بھارت کے جنوبی ساحل "کالی کٹ" میں لنگر انداز ہوتا ہے۔

گوا پر پرتگالی قبضہ

اس کے چند سال بعد یعنی ۱۵۱۱ء میں البوقرق نامی ایک پرتگالی بحر ہند میں ایک بحری بیڑہ قائم کرتا ہے اور سلطنت بیجاپور سے لڑ بھڑ کر گوا دمن اور دیو پر قبضہ کر لیتا ہے۔

ہندوستان کی سیاسی صورت حال

ان دنوں ہندوستان کی سیاسی صورت حال یہ تھی کہ شمالی ہند پر لودھی خاندان حکمران تھا۔ اور جنوبی ہند کی وہ ریاستیں جو سلطان محمد تغلق کے آخری دور میں دہلی کے مرکزی نظام سے پیہم حملوں نے دہلی کے سیاسی ڈھانچے کو سخت نقصان پہنچایا تھا اور شمالی ہند کی سیاسی تنظیم کا مرکز دہلی کی بجائے آگرہ بن گیا تھا۔

جنوبی ہند کا یہ سیاسی نقشہ پرتگالیوں کے لئے موصلہ افزا ثابت ہوا۔ دوسری طرف باقی ایشائی ممالک کا یہ حال تھا کہ ہر جگہ مسلمان فرمانرواؤں کا ڈنکا بج رہا تھا اور مذاہب عالم میں اسلام ایک زندہ مذہب سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے تنگدل پرتگیزی عیسائیوں نے اسلام اور مسلمانوں کو اپنا حریف جانا اور عیسائیت اور مسلمانوں کے درمیان آتش منافرت پھیلانے کی مہم شروع کی۔ گوا۔ دمن اور دیو کی ان کی حیثیت ہی کیا تھی۔ پندرہ سو مربع میل کا ایک رقبہ یعنی ہندوستان کے ایک بڑے ضلع کے برابر بھی نہیں پھر بھی ان کے غرور کا یہ عالم کہ اپنی اس چھوٹی سی سلطنت میں جو آئین جاری کئے ان کی بنیاد عناد۔ تعصب اور اسلام دشمنی پر رکھی۔ ان کے آئین میں جبری عیسائی بنانا مذہبی پالیسی کا ضروری جزو قرار دیا گیا۔

یہ پہلا موقعہ تھا کہ ہندوستانی مسلمانوں اور مغربی مسیحیوں کے درمیان سیاسی تعلقات قائم ہوئے۔ حکمرانی کے اعتبار سے دونوں ہم وطن اور پڑوسی بنے۔ اخلاق و تہذیب کا تقاضا تھا کہ اس تعلق میں رواداری اور احترام و قدردانی کا پہلو زیادہ ملحوظ رکھا جاتا مگر پرتگالی مسیحیوں کا رویہ بڑا حوصلہ شکن ثابت ہوا۔ انہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جیسے بغض۔ عداوت اور کینے کا اظہار کیا اور مسلمانوں کے ساتھ جس بدزبانی و سخت کلامی سے پیش آئے اس کا کچھ حال شہنشاہ اکبر کے "عبادت خانے" کی روداد سے معلوم ہو جاتا ہے۔ (باقی)

کتاب اُمّ الالسنہ کے متعلق ضروری اعلان

(از مکرم جناب سید داؤد احمد صاحب ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی کارناموں میں سے ایک بے نظیر کارنامہ عربی زبان کو ام الالسنہ ثابت کرنا ہے۔ آپ نے آج کل کے تمام مستشرقین اور علمائے علم اللسان کے نظریات کے خلاف اس بات کا دعویٰ فرمایا کہ دنیا کی تمام زبانیں عربی زبان سے نکلی ہیں اور اس کو ثابت کرنے کے لئے بعض بنیادی اصول وضع فرمائے جن کے مطابق اس تحقیق کو پایہ ثبوت تک پہنچایا جا سکتا ہے۔

مکرم محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر جماعت کے علمی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں آپ نے سالہا سال کی کاوش۔ محنت اور عرق ریزی سے کام لے کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اصولوں اور قواعد کو مدنظر رکھ کر آپ کی شروع کی ہوئی اس تحقیق کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے اور غیر زبانوں کے ہزارہا الفاظ کو عربی زبان سے مشتق ثابت کر کے یہ واضح کر دیا ہے کہ عربی زبان ہی تمام زبانوں کی ماخذ اور منبع ہے۔

آپ کی اس بے نظیر تحقیق میں سے نمونہ کے طور پر بعض مقالہ جات رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں شائع ہو کر جماعت اور غیر از جماعت علمی حلقوں میں مقبول ہو چکے اور بڑے بڑے علمائے علم اللسان سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

اس علمی تحقیق کی اہمیت اور افادیت کے پیش نظر ادارہ ریویو نے اس تحقیق کو خلاصہ کی شکل میں ایک کتاب شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ مغرب کے علمی حلقوں اور لائبریریوں میں حضور علیہ السلام کی اس بے نظیر علمی تحقیق کو متعارف کر کے حضور اقدس علیہ السلام کے علمی مقام کو نمایاں کیا جا سکے۔ اصل کتاب کا حجم تو کئی ہزار صفحات سے کم نہ ہو گا فی الحال اس کا نمونہ کتابی صورت میں طبع کروایا جا رہا ہے جو اڑھائی صد صفحات پر مشتمل ہو گی اور مندرجہ ذیل مضامین پر روشنی ڈالے گی۔

(۱) عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظریہ (۲) آغاز زبان کا مسئلہ (۳) مختلف زبانوں کی عمریں (۴) زبانوں کے خاندان اور سنسکرت (۵) علمائے مغرب نے عربی زبان کے ام الالسنہ ہونے کو کیوں نظر انداز کیا۔ (۶) دنیا کی تمام زبانوں کا منبع واحد ہونے کے بارے میں علمائے علم اللسان کا اتفاق رائے (۷) نظریہ ام الالسنہ کے فوائد (۸) قرآن حکیم کی زبان عالمگیر زبان ہے (۹) عربی زبان ایک مکمل زبان ہے (۱۰) بہترین زبان کو جانچنے کے معیار (۱۱) دخیل الفاظ (۱۲) تجنیس خطی کی وجہ سے الفاظ کا اختلاط (۱۳) الفاظ کے مختلف امراض (۱۴) آریائی اور سامی زبانوں کی گمشدہ کڑی کا انکشاف (۱۵) غیر زبانوں سے عربی زبان کے ماخذ دریافت کرنے کے دس معین اصول (۱۶) امر لغت کے مطالعہ کا طریق (۱۷) انگریزی الفاظ کے عربی ماخذ (۱۸) فرنچ زبان کے عربی ماخذ (۱۹) جرمن الفاظ کے عربی ماخذ (۲۰) ہسپانوی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۱) لاطینی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۲) اطالوی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۳) یونانی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۴) روسی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۵) فارسی الفاظ کے عربی ماخذ (۲۶) آدین روٹوں کے عربی ماخذ (۲۷) سنسکرت الفاظ کے عربی ماخذ (۲۸) ہندی الفاظ کے عربی ماخذ۔ (۲۹) چینی الفاظ کے عربی ماخذ۔

کتاب زیر تجویز محدود تعداد میں شائع کی جا رہی ہے۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات فوری طور پر مطلوبہ تعداد سے دفتر ریویو کو اطلاع دے کر اپنی کتب ابھی ریزرو کروا لیں کیونکہ ایسا نہ ہو کہ محدود تعداد میں طبع ہونے کی وجہ سے بعد میں اس کے حصول میں دقت ہو۔

نصرت ہائر سیکنڈری سکول فار گرلز ربوہ میں داخلہ

گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ گیارہ جون ۱۹۶۳ء سے شروع ہو گا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر (جو کہ کالج آفس سے مل سکتے ہیں) مع کیریکٹر اور دیگر اوریجنل سرٹیفکیٹ دس جون تک دفتر ہذا میں پہنچ جائیں۔

اعلیٰ تعلیم۔ شاندار نتائج۔ پاکیزہ فضا۔ قابل طالبات کے لئے وظائف اور فیس معافی کی مراعات اور ہوسٹل کا عمدہ انتظام و اخراجات کم۔

"انٹرویو روزانہ ۹ سے ۱۱ بجے تک ہو گا۔" (پرنسپل)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کی ضبطی پر

پاکستان کے مختلف علاقوں کے معزز اور با اثر شہریوں کی طرف سے احتجاج

حکومت سے فوری طور پر اس حکم کو واپس لینے کا مطالبہ

جہلم شہر کے تاجروں کا مشترکہ بیان

ہم نے اس خبر کو نہایت افسوس کے ساتھ پڑھا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے۔ یہ کتاب ایک عیسائی کے سوالوں کے جواب میں لکھی ہے۔ یہ شخص پیدائشی طور پر مسلمان تھا۔ لالچ کی وجہ سے عیسائی ہوا۔ پھر حضرت مرزا صاحب کی تبلیغ سے مسلمان ہوا۔ لیکن طمع و حرص پھر آڑے آئی اور وہ دوبارہ عیسائی ہوا۔ اور مشنری کالج لاہور میں پروفیسر مقرر ہوا۔ وہاں سے اس نے حضرت مرزا صاحب کو یہ سوالات بھجوائے جن کے آپ نے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو جوابات تحریر کئے۔ نصف صدی تک عیسائیوں کے عہد حکومت میں مختلف زبانوں و ملکوں میں یہ کتاب طبع ہوتی رہی اور سعید روحیں اس سے سیراب ہوتی رہیں۔

اب کسی وجہ سے حکومتِ مغربی پاکستان نے اس کتاب کو ضبط کیا ہے۔ یہ سراسر ناجائز اور غیر منصفانہ فعل ہے۔ حکومت کو فوراً اس حکم کو واپس لینا چاہیئے۔ اس سے تمام دنیا کے مسلمانوں کی دلشکنی ہوتی ہے کہ ایک کتاب میں اسلام کی حقانیت۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو ہر دین عیسوی ثابت کیا گیا ہے اس کو ضبط کیا ہے۔ اگر یہ اصول ہونا چاہیئے تو پھر تو دنیا سے امان اٹھ جاوے گا اگر آپ مطالعہ کریں اور غور کریں تو معلوم ہوگا کہ پھر تقریباً تمام مذاہب کی کتب کو ضبط کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ہر ایک گروہ نے اپنی خوبیاں دوسروں کے مقابلہ میں بیان کی ہیں جس سے بقول حکومت مغربی پاکستان ان کی دلشکنی ہوتی ہے۔ یہ دلجوئی کا نرالہ طریقہ ہے جس کو اختیار کیا گیا ہے۔ پس ہم نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوراً واپس لیا جاوے۔ اور جملہ مسلمانانِ پاکستان کو شکریہ کا موقع دیا جاوے۔

(اس بیان کے نیچے ۳۷ تاجر اصحاب کے دستخط ہیں)

ممبران یونین کمیٹی ۱ مردان

ہمیں یہ سُنکر سخت افسوس اور صدمہ ہوا ہے کہ سراج الدین ایک عیسائی کے چار سوالوں کا جواب نامی کتاب جو آج سے ۶۶ سال قبل انگریزی دورِ حکومت میں لکھی گئی۔ اور جس میں صرف اسلام کی سربلندی اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو تمام انبیاء پر افضلیت ثابت کی گئی ہے۔ حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کر لی ہے حالانکہ یہ کتاب سراسر اسلام کی سربلندی ظاہر کرتی ہے۔

اس میں کوئی بات قابلِ اعتراض نہیں ہے۔ اور صرف مسلمانانِ عالم کی بلند خدمت ہے۔ معلوم نہیں اس میں کونسی پوشیدہ وجہ تھی۔ جو حکومت کو اس قسم کے احکامات صادر فرمانے کی زحمت گوارہ کرنی پڑی۔ حالانکہ یہ کتاب انگریزوں کے دورِ حکومت میں چھپائی گئی اور اس پر کسی عیسائی کو اعتراض نہ ہوا۔

ہم صدر محترم مملکت خداداد پاکستان اور گورنر مغربی پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کی ضبطی کے احکام واپس لے کر اہلِ پاکستان کو مشکور کریں۔

ہم ہیں ممبران یونین کمیٹی ۱ مردان

(۱) ڈاکٹر ایس۔ ایم لطیف کونسلر یونین کمیٹی ۱ مردان (۲) ملک عبدالسلام خان کونسلر یونین کمیٹی ۱ مردان (۳) میاں حسام الدین بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل کونسلر یونین کمیٹی مردان۔ (۴) شیخ نذیر احمد کونسلر یونین کمیٹی ۱ مردان (۵) محمد عثمان خان کونسلر (۶) غلام سرور خان قریشی کونسلر۔

چوہدری عبدالرشید صاحب بی کام۔ ایل ایل۔ بی سیکرٹری کالونی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ

رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا حکم نہ صرف غیر منصفانہ ہے بلکہ مذہب میں مداخلت کے مترادف ہے۔ ۱۹۳۵ء کا آئین دیکھ لیجئے یا جس آئین کو مارشل لاء نے منسوخ کیا یا موجودہ آئین کے صفحات کو الٹئے۔ ان کا ہر صفحہ اور ہر حرف آزادئ مذہب۔ آزادئ ضمیر اور آزادئ تحریر کا علمبردار نظر آئے گا۔ کیا میں یہ پوچھنے کی جرأت حکومت سے کر سکتا ہوں کہ کیا اسی کا نام آزادئ مذہب، آزادئ ضمیر اور تحریر ہے؟

موجودہ علم کے زمانہ میں جبکہ تاریک براعظم بھی علم کی روشنی سے منور ہو چکے ہیں کسی علمی کتاب کا ضبط کرنا بعید از عقل اور انصاف نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ اگر حکومت ایسی زبردست اور بے نظیر علمی کتاب کو ضبط کر سکتی ہے۔ تو میرا خیال ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کی کوئی مذہبی کتاب ضبطی کے حکم سے محفوظ نہیں سمجھنی چاہیئے۔

موجودہ زمانہ میں ہر طرف عیسائی مبلغین توحیدِ حق کے پرستاروں کو عیسائی بنانے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ کیا یہ ہمارا فرض نہیں ہے کہ ہم ایسی کتب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں تاکہ عیسائیت کا طلسم پاش پاش ہو جائے اور ہلال کا جھنڈا اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پھر دنیا پر لہرائے۔

بدیں الفاظ میں حکومت سے درخواست کروں گا کہ اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو واپس لے کر اپنی دانش اور شعور کا ثبوت دے۔"

عبدالرشید چوہدری بی کام۔ ایل ایل۔ بی۔ ممبر بنیادی جمہوریت و
سیکرٹری کالونی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ لاہور

میاں محمد نواز صاحب چیئرمین یونین کونسل چک چٹھہ

اخبارات کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ مغربی پاکستان نے بانی جماعت احمدیہ کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب ضبط کر لی ہے۔ اگرچہ مرزا صاحب کی جماعت سے ہمارا تعلق نہیں ہے مگر پھر بھی انصاف یہی چاہتا ہے کہ کسی مذہبی کتاب کو ضبط نہ کیا جائے۔

اور پھر کتاب لکھی بھی آج سے ۶۶ سال قبل گئی جبکہ انگریزی حکومت کا راج تھا۔ اگر یہ واقعی قابل ضبط تھی تو اس حکومت کو ضرور اس پر ایکشن لینا چاہیئے تھا۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اس کتاب میں حضرت نبی کریم صلعم کی قوت قدسی اور سیرت طیبہ کو واضح کیا ہے۔ برائے مہربانی کتاب مذکورہ کی ضبطی کے اعلان کو فوراً واپس لے لیا جائے۔

محمد نواز بقلم خود
چیئرمین یونین کونسل چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

اسلام کے دفاع میں لکھی ہوئی کتاب کو اسلامی حکومت کی طرف سے ضبط کرنا حد درجہ افسوسناک ہے

حکومت کو فوراً اس غیر منصفانہ اقدام کو واپس لیکر بڑھتی ہوئی بے چینی کو دور کرنا چاہیئے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کو ضبط کرنے کے خلاف پاکستان کے طول و عرض میں احتجاجی قرار دادیں

جماعت احمدیہ چک ۴۴ ضلع لائلپور

گورنمنٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر کے جماعت احمدیہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ ہم صدر پاکستان و گورنر مغربی پاکستان اور ان احکام سے جو کہ اس فیصلہ میں شامل ہیں سے پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ جلد از جلد اس فیصلہ کو واپس لے کر جماعت احمدیہ کو شکریہ کا موقع دیں۔ (سیکرٹری)

جماعت احمدیہ چک ۶۳ ضلع بہاولپور

جماعت چک ۶۳ شمالی چک ۶۳ شمالی ضلع بہاولپور کا یہ غیر معمولی اجلاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط کئے جانے پر سخت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس حکم کو غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ قرار دیتا ہے اور حکومت سے پُر زور اپیل کرتا ہے کہ حکومت اس حکم کو جلد از جلد واپس لے۔

چوہدری اکبر علی چک ۶۳ D.B ضلع بہاولپور

خدام الاحمدیہ موسے والہ

جناب عالی! ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ موضع موسے والا ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کی ضبطی پر نہایت گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ کتاب مذکور بانی جماعت احمدیہ نے اسلام کے ایک بد ترین دشمن کے اسلام پر چار سوالوں کے جواب میں لکھی تھی۔ جس وقت یہ کتاب لکھی گئی تھی اس وقت اس ملک پر عیسائی قوم حکمران تھی اس وقت کی عیسائی حکمران حکومت کو تو کتاب مذکورہ کے شائع ہونے پہ دل آزاری نہ ہوئی تھی۔ پھر آج جبکہ اس ملک پر خود مسلمان حکومت حکمران ہے۔ جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی امت کہلانے کا فخر حاصل ہے۔ یہ کتاب کیوں ضبط کی جا رہی ہے۔ ناموس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ ہم حکومت وقت کے وفادار ہیں۔ کیونکہ یہ ہمارا جزو ایمان ہے۔ مگر حکومت کو بھی ہمارے جذبات کا خیال رکھنا چاہیئے۔

ہم نہایت دکھے ہوئے دل سے فریاد کرتے ہیں کہ حکومت سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب کی ضبطی کے حکم کو منسوخ فرمایا جائے

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ موسے والا

جماعت احمدیہ محمودہ ضلع راولپنڈی

ممبران جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع راولپنڈی کا اجلاس زیر صدارت ملک حیات بخش صاحب منعقد ہوا۔ جس میں متفقہ طور پر حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کر کے ہمیں قلبی اذیت پہنچائی ہے۔ حکومت کا یہ اقدام غیر مناسب اور مداخلت فی الدین کے مترادف ہے لہذا ہم سخت رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ فی الفور اس غیر منصفانہ حکم کو منسوخ کر دے۔

(سیکرٹری)

مجلس انصار اللہ چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا ضبط کرنا دانشمندی نہیں ہے۔ یہ اقدام مذہبی معاملات میں صریح دخل اندازی ہے اور ہمارے جذبات کو مجروح کرنے والا ہے ہم اس کے خلاف اپیل پُر زور احتجاج کرتے ہیں اور حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے

ممبران مجلس انصار اللہ چک ۶/۱۱-L

لجنہ اماء اللہ عارف والا ضلع منٹگمری

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ عارف والا کو سخت دکھ ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے ایک عیسائی کے چار سوالوں کے جواب پر مشتمل کتاب پر پابندی لگائی ہے یہ سخت بے انصافی ہے اور ایک پُر امن جماعت کو ٹھیس پہنچانے والی بات ہے براہ کرم اس کتاب کو جلد شائع کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ کتاب اسلام کی صداقت و افضلیت کے زبردست دلائل اپنے اندر رکھتی ہے اور ساٹھ ستر سال سے شائع ہو رہی ہے ایسی کتاب کا ضبط رکھنا نہایت نامناسب اقدام ہوگا۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ عارف والا

احمدیہ کالجیئٹ ایسوسی ایشن منٹگمری

یہ امر بہت ہی افسوسناک ہے کہ ہماری سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان ایک ایسی کتاب کو ضبط کرتی ہے جو برطانوی دور حکومت میں ۱۸۹۷ء میں پہلی بار شائع ہوئی تھی اور اس کے بعد سات ایڈیشن نکل چکے ہیں گویا گذشتہ ۶۶ سال میں کسی نے اس کتاب کو قابل اعتراض نہ ٹھہرایا۔ یہ کتاب عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی شاندار صداقتوں پر مشتمل ہے۔ ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس غیر جمہوری حکم کو منسوخ کیا جائے۔

(ممبران احمدیہ کالجیئٹ ایسوسی ایشن منٹگمری)

مجلس خدام الاحمدیہ میرپور خاص

ممبران خدام الاحمدیہ اپیل کرتے ہیں کہ ہمارے مذہبی رہنما اور مامور من اللہ حضرت مسیح موعود کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا آرڈر منسوخ کیا جاوے تاکہ ہمارے دل جو مجروح ہو چکے ہیں۔ آپ کی خاطر دعاؤں سے بھرپور ہو جائیں

(پیرزادہ سید منیر احمد خلیل ابن علی رضا
نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ میرپور خاص)

جماعت احمدیہ سولپور ضلع بہاولپور

جماعت احمدیہ موضع رسولپور بستی طاہر محمد خاں کے جملہ افراد حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کے خلاف جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لینے کے متعلق کیا ہے۔ سخت رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کے اس فیصلہ کو مداخلت فی الدین قرار دیتے ہیں۔ ارباب اقتدار سے پُر زور اپیل کرتے ہیں کہ اس غیر دانشمندانہ فیصلہ کو جلد از جلد واپس لیا جائے۔

طاہر محمد خان شکرانی بستی طاہر محمد خان موضع رسولپور۔ ڈاکخانہ اوچ شریف ضلع بہاولپور

لجنہ اماء اللہ چک ۶/۱۱-L ضلع منٹگمری

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوال کا جواب" کو ضبط کرنا سخت ناانصافی ہے اس کتاب میں کوئی دلآزار بات نہیں اور یہ کتاب ساٹھ سال سے چھپتی چلی آ رہی ہے کسی نے اس پر اعتراض نہ کیا۔ حالانکہ عیسائیوں کی حکومت تھی اور پادریوں نے اسلام پر سخت حملے شروع کر رکھے تھے۔ اس پس منظر کو سامنے رکھا جاتا اور کتاب کا مطالعہ خود کیا جاتا تو ہرگز پابندی نہ لگائی جاتی۔ مہربانی کر کے اس حکم کو جلد منسوخ کیا جائے

(ممبرات لجنہ اماء اللہ چک ۶/۱۱-L منٹگمری)

لجنہ اماء اللہ چکوال ضلع جہلم

حکومت مغربی پاکستان نے سراسر ناانصافی کا ثبوت دیا ہے۔ اور ہمارے دلوں کو شدید مجروح کیا ہے۔ کیونکہ اس کتاب میں تو اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو بلند کیا گیا ہے اور عیسائیت کا رد ہے۔ پھر ۱۸۹۷ء سے کر اب تک اس کے کئی ایڈیشن انگریزی اور اردو میں شائع ہو کر غیر ممالک میں مقبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ لہذا ہم اپنی حکومت مغربی پاکستان کی خدمت میں اس ضبطی کے حکم کو منسوخ کرنے کی استدعا کرتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ چکوال ضلع جہلم

جماعت احمدیہ پنجتہ

ہم افراد جماعت احمدیہ پنجتہ کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب کی ضبطی پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام مذہب میں دخل اندازی کے ہے لہذا اس حکم کو فوراً واپس لیا جائے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنجتہ ضلع گوجرانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور شہر

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور شہر کو حکومت کے اس فیصلہ سے کہ اس نے ہمارے مقدس امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لیا ہے۔ انتہائی طور پر رنج و قلق پہنچا ہے۔

یہ کتاب حضرت اقدس نے ۱۸۹۷ء میں تحریر فرمائی تھی۔ اب تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور غیر زبانوں میں اس کے تراجم ہو کر مختلف ممالک میں پھیل چکی ہے۔ لیکن کسی نے اس کو باہمی منافرت پھیلانے کا ذریعہ قرار دے کر اس کے خلاف احتجاج نہیں کیا۔ یہ کتاب محض اسلام قرآن مجید اور بانی اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر مبنی ہے۔ اس لئے ایسی کتاب کو ضبط کرنا نہ صرف حکومت کا غیر دانشمندانہ اقدام ہے بلکہ غیر منصفانہ بھی ہے۔

ہم حکومت سے پُر زور گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس فیصلہ کو جلد تر واپس لے کر اسلام نوازی اور رواداری کا ثبوت دے۔

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ
بہاولپور شہر

مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ

مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کو جس کی رو سے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کیا ہے نہایت ہی غیر منصفانہ قرار دیتا ہے۔ اس کتاب کو شائع ہوئے ۶۵ سال کا طویل عرصہ گزر چکا ہے اور عیسائی عہد حکومت میں بھی اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اس کے باوجود کسی حکومت نے بھی اس کتاب کو امن عامہ کے لئے خطرہ نہیں سمجھا لیکن آج جبکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اسلامی حکومت قائم ہے۔ اس کتاب کو جو کہ اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے لکھی گئی تھی اور جس کی وجہ سے ہزاروں خاندان عیسائیت اختیار کرنے سے بچ گئے ضبط کر لیا ہے یہ عالم اسلام کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ مجلس کا یہ اجلاس جناب محترم صدر پاکستان سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے کہ اس غیر ضروری حکم کو فوری طور پر واپس لینے کا حکم صادر فرمائیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ سانگھڑ

مجلس انصار اللہ خانیوال

مجلس انصار اللہ کا یہ اجلاس کتاب

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کی ضبطی پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتا ہے۔ اور استدعا کرتا ہے کہ اس حکم کو واپس لے کر ہمارے قلوب کو اطمینان بخشا جائے۔ زعیم مجلس انصار اللہ

احمدی طلباء گورنمنٹ کالج چکوال

ہم احمدی طلباء گورنمنٹ کالج چکوال یہ افسوسناک خبر سن کر گہرے رنج اور صدمہ کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" حکومت مغربی پاکستان نے بحق سرکار ضبط کر لی ہے۔ اور یہ حکم مذہبی آزادی میں مداخلت کے مترادف ہے۔ نیز غیر منصفانہ اقدام ہے۔ اس سے نہ صرف احمدیوں کے بلکہ ہر اسلام کا درد رکھنے والے مسلمان کا دل مجروح ہوا ہے براہ کرم فوراً اس حکم کو واپس لیا جائے۔

احمدی سٹوڈنٹس گورنمنٹ کالج چکوال

مجلس انصار اللہ ڈگری ضلع تھرپارکر

مجلس انصار اللہ ڈگری کے اراکین اس امر پر سخت رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ ایک مسلمان حکومت خواہ مخواہ ایک مخلص و پُر امن وفادار مذہبی جماعت کے جذبات کو مجروح کر رہی ہے۔

ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس فیصلہ کو فی الفور واپس لے کر اسلام دوستی کا ثبوت دے۔

مجلس انصار اللہ ڈگری۔ تھرپارکر

مجلس خدام الاحمدیہ منڈی بہاؤ الدین

ہمارے پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تصنیف لطیف کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے بارہ میں حکومت نے جو حکم صادر فرمایا ہے۔ اس نے ہمارے دلوں کو بُری طرح مجروح کیا ہے۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ احمدی جماعت قانون کا ہمیشہ احترام کرنے والی ہے۔ اس پُر امن جماعت کے ساتھ یہ ناجائز اور نامناسب سلوک آپ کی شان کے قطعی خلاف ہے۔ ہم خدام الاحمدیہ منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات کتاب مذکورہ کی ضبطی والے غیر دانشمندانہ و غیر منصفانہ حکم کے خلاف پُر زور احتجاج کرتے ہوئے عالی جناب سے ملتجی ہیں کہ اس کتاب سے ہر قسم کی پابندی اٹھا دی جائے۔

خدام مجلس خدام الاحمدیہ
منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات

جماعت احمدیہ بھوبھیٹی ضلع سیالکوٹ

ہم ممبران جماعت احمدیہ بھوبھیٹی ضلع سیالکوٹ کو حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم سے جس کی رو سے مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے سخت رنج والم ہوا ہے۔ مذکورہ کتاب اسلام کے خلاف عیسائیوں کے پیش کردہ اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہے۔ اور اس سے اسلام کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ پہلی بار یہ کتاب ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی اور اس کے بعد پچاس سال کے عرصہ میں اس کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ لیکن عیسائی حکومت کو یہ کتاب قابلِ اعتراض نظر نہ آئی۔ اس زمانہ میں جبکہ اسلام کے خلاف عیسائیت کی بڑھتی ہوئی یلغار کو رد کرنے کے لئے اس کتاب کی نہایت ضرورت ہے۔ ایک اسلامی حکومت کی طرف سے اس کتاب کی ضبطی کا حکم نہایت غیر منصفانہ اور مذہبی معاملات میں ناروا مداخلت کے مترادف ہے۔

ہم گورنمنٹ مغربی پاکستان کے مذکورہ حکم کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہیں۔ اور جناب صدر صاحب پاکستان سے اسلام اور انصاف کے نام پر درخواست کرتے ہیں کہ کتاب مذکور کی ضبطی کے حکم کو منسوخ فرما کر ایک پُر امن اور پابند قانون جماعت کے ساتھ کی گئی ناانصافی کا ازالہ فرمائیں۔

ممبران جماعت احمدیہ بھوبھیٹی

جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ ضلع لائل پور

کتاب ہذا کی ضبطی سے ہماری جماعت کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی ہے۔ مذکورہ کتاب ہندوستان کی عیسائی حکومت کے زمانہ میں پانچ چھ دفعہ چھپ چکی ہے۔ اور پاکستان میں اس کتاب کو چار دفعہ چھپوایا گیا ہے۔

اگر یہ کتاب قابل اعتراض ہوتی تو ضرور عیسائی حکومت اس کتاب کو شائع نہ کرنے دیتی۔ اور اس کی اشاعت روک دیتی۔ ہماری جماعت آپ سے پُر زور مطالبہ کرتی ہے کہ کتاب کی ضبطی کے حکم کو منسوخ فرمایا جائے۔

ممبران جماعت احمدیہ لاٹھیانوالہ

مجلس خدام الاحمدیہ چک چٹھہ

حکومت مغربی پاکستان نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر کے ہمارے دلوں کو مجروح کیا ہے۔ ہمارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کلام زندگی بخش ہے۔ ہمیں اس چشمہ سے محروم کرنا سراسر ظلم ہے۔ مہربانی فرما کر اس حکم کو فوراً واپس لے لیا جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ چک چٹھہ

لجنہ اماء اللہ لیاقت آباد

جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ لیاقت آباد (ضلع میانوالی) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کی ضبطی کے خلاف احتجاج کرتی ہیں۔ یہ حکم سراسر ناانصافی اور ملک کی مذہبی آزادی کو کچلنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا حکومت منصفانہ پالیسی اختیار کرتے ہوئے اپنے حکم کو واپس لے۔

ممبرات لجنہ اماء اللہ لیاقت آباد
ضلع میانوالی

جماعت احمدیہ جھنڈا ایرانہ

حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کیا ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ اس کے خلاف پُر زور احتجاج کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ اس حکم کو منسوخ فرمائیں۔ - پریذیڈنٹ جھنڈا ایرانہ

جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی کانووکیشن اور تقریب سالانہ انعامات مورخہ ۹ جون بروز اتوار صبح ساڑھے آٹھ بجے کالج ہال میں منعقد ہو گی۔ ۱۹۶۲ء میں بی۔اے، بی۔ایس سی کی ڈگری حاصل کرنے والے کالج کے طلباء ایک روز پیشتر ریہرسل کے لئے ربوہ پہنچ جائیں۔ یونیورسٹی ٹیلرز کا نمائندہ اس موقعہ پر موجود ہو گا۔ جس سے طلباء گاؤن اور ہڈ کرایہ پر حاصل کر سکیں گے۔

(پرنسپل)

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر

حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف ہم اپنے شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں جس کے ذریعہ ہمارے سلسلہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے مجلس مطالبہ کرتی ہے کہ اس ناانصافی کو فوراً ختم کیا جائے تاکہ انصاف کا بول بالا ہو۔

محمد اسلم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر

جماعت احمدیہ ڈگری

جماعت احمدیہ ڈگری کے جملہ افراد حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام کو کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر لیا گیا ہے غیر دانشمندانہ فعل قرار دیتے ہیں کتاب ہذا عیسائی دور حکومت میں ایک عیسائی کو بطور جواب تحریر کی گئی تھی اور عیسائی دور حکومت میں متعدد بار شائع ہوئی اور کسی وقت بھی قابل اعتراض اور قابل ضبطی نہ سمجھی گئی بلکہ عرصہ ۶۰ سال سے عیسائیت کے خلاف زبردست ہتھیار ثابت ہوتی رہی ہے جب کہ موجودہ حکومت کی طرف سے اسے ضبط کر کے ایک طرح سے عیسائیت کے ہاتھ مضبوط کئے گئے ہیں جو ایک مسلم کہلانے والی حکومت کے شایان شان نہیں لہٰذا ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ ڈگری استدعا کرتے ہیں کہ اس کتاب پر سے فوری طور پر پابندی اٹھالی جائے

شریف احمد سنوری برائے جماعت احمدیہ ڈگری
(سابق سندھ)

جماعت احمدیہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے ہم ممبران جماعت احمدیہ داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ پرزور احتجاج کرتے ہیں کہ حکومت کا یہ اقدام نہ صرف قابل افسوس بلکہ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ ہے اور مذہبی آزادی میں مداخلت کے مترادف ہے لہٰذا یہ حکم جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے انتہائی رنج اور دکھ کا باعث ہوا ہے

پاکستان کے قیام سے قبل انگریزوں کی حکومت کا اس کتاب کے چھپنے کے بعد اپنے پچاس سالہ دور میں اس کتاب کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہ کرنے سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ بیان کردہ وجوہات جن کی بنا پر اس کتاب کو ضبط کیا گیا ہے بے بنیاد اور بے حقیقت ہیں اس دور میں جب یہ کتاب شائع کی گئی حکومت برطانوی کا کافی اثر ہوا کرتا تھا اور اس وقت سے لے کر پاکستان کے قیام تک ہزاروں عیسائیوں نے یہ کتاب پڑھی ہوگی لیکن عیسائیوں کی طرف سے کبھی یہ اعتراض نہ ہوا کہ اس کتاب سے مذہبی منافرت پھیلتی ہے ان حالات میں اس کتاب کا ضبط کیا جانا نہایت ہی افسوسناک ہے ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس حکم کو واپس لے کر ہماری داد رسی فرمائیں

ہم ہیں جملہ ممبران داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ ددہ ضلع سرگودھا

کتابچہ موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے ہمارے دل و جگر پاش پاش ہیں وہ کتاب جسے عیسائی گورنمنٹ نے بھی قابل ضبطی نہیں سمجھا اس کتاب کا مسلم حکومت کی طرف سے ضبط ہو جائے تعجب ہے اور صریحاً مداخلت فی الدین ہے ہماری استدعا ہے کہ ضبطی کا ناروا اور عدل و انصاف سے دور حکم واپس لیا جاوے

افراد جماعت ہائے احمدیہ ددہ براستہ بھاگٹ والہ ضلع سرگودھا

جماعت احمدیہ ڈھپئی کوٹلی لوہاراں

جماعت احمدیہ ڈھپئی کوٹلی لوہاراں کا یہ خاص اجلاس گورنمنٹ کے حکم متعلقہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" پر بہت افسوس کرتی ہے ہم جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس ضبطی کے حکم پر نظر ثانی فرمائیں اور کتاب مذکورہ بالا پر سے پابندی اٹھادیں۔

ممبران جماعت احمدیہ ڈھپئی کوٹلی لوہاراں تحصیل و ضلع سیالکوٹ

جماعت احمدیہ چک ۶ چنی گوٹھ تحصیل لیاقت پور

جماعت احمدیہ چک نمبر ۶ چنی گوٹھ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت کے اس فیصلہ کو جو اس نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کرنے کے متعلق کیا ہے سخت غیر منصفانہ اور نامناسب قرار دیتے ہوئے ارباب حکومت سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ اس فیصلہ پر جلد از جلد نظر ثانی کر کے پابندی کے حکم کو واپس لیا جاوے۔

سلطان محمد خان ولد غنی بخش خان صاحب ساکن چک ۶ ڈاکخانہ چنی گوٹھ۔ تحصیل لیاقت پور

جماعت احمدیہ ہانڈو گوجر

ہم حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلہ کو غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ قرار دیتے ہیں جس کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیف لطیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے یہ کتاب عرصہ ۶۶ سال سے چھپ رہی ہے خود عیسائی حکومت کے دور اقتدار میں چھپتی رہی ہے لیکن اس حکومت نے اس کو ہرگز ضبط کرنے کے قابل نہ سمجھا پھر کیا وجہ ہے کہ پون صدی بعد حکومت مغربی پاکستان نے اسے ضبط کر لیا ہے

ہم ممبران جماعت احمدیہ ہانڈو گوجر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت مغربی پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس فیصلہ کو واپس لے کر اسلام دوستی کا ثبوت دیں

صدر جماعت احمدیہ ہانڈو گوجر ضلع لاہور

جماعت احمدیہ گوٹھیاں تحصیل ڈسکہ

ہمیں یہ سن کر بہت صدمہ ہوا ہے کہ ہمارے مقدس امام حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" حکومت نے ضبط کر لی ہے

ہم پرزور احتجاج کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ اس کتاب کی ضبطی کے حکم کو واپس لے کر حکومت دانشمندی کا ثبوت دے

جماعت احمدیہ گوٹھیاں۔ تحصیل ڈسکہ

لجنہ اماء اللہ کوڈٹ

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق حکومت مغربی پاکستان کے فیصلہ کو غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ قرار دیتا ہے اور اسے مداخلت فی الدین قرار دیتا ہے اور پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے

بشریٰ جہاں آراء بیگم صدر لجنہ اماء اللہ کوڈٹ

جماعت احمدیہ گجر ضلع شیخوپورہ

یہ معلوم کر کے کہ کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" حکومت نے ضبط قرار دی ہے ہماری جماعت کے جملہ اراکین جناب کی خدمت میں پرزور احتجاج کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ براہ کرم اس حکم کو منسوخ فرمایا جائے کیونکہ یہ حکم سراسر نامناسب اور دین میں مداخلت کے مترادف ہے اور حکومت پاکستان کے آزادی تحریر و تقریر کے اصول کے بھی خلاف ہے

چوہدری محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موضع گجر ڈاکخانہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ

ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

ہم تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں کہ اس نے ہمارے مقدس اور پیارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک ۶۵ سالہ تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط قرار دیا ہے اس کتاب میں عیسائیت کے اعتراضات کے جواب دیئے گئے تھے گذشتہ سو سالہ عیسائی گورنمنٹ کے عہد میں اس ۶۵ سالہ تصنیف پر عیسائی گورنمنٹ نے اس پر کوئی اعتراض نہ کیا، نہ ہی قیام پاکستان کے بعد آج تک گورنمنٹ پاکستان نے کوئی بات قابل اعتراض سمجھی۔

اس عرصہ میں اس کتاب کے سات ایڈیشن چھپ چکے ہیں اب یوں اس کی ضبطی کا حکم دینا مذہبی آزادی میں سراسر ناجائز مداخلت کی حیثیت رکھتا ہے

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ حیدرآباد اپنے اس ریزولیشن میں حکومت سے احتجاج کرتے ہوئے اپیل کرتی ہیں کہ حکومت کتاب مذکور کی ضبطی کا حکم واپس لے کر اسلام دوستی کا ثبوت دے اور اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

مجلس خدام الاحمدیہ نصرت آباد

حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے ہمارے پیارے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح الموعود علیہ السلام کی ایک تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا اعلان ہوا ہے یہ امر جہاں ہمارے لئے انتہائی رنج و غم کا باعث ہے وہاں اس نے ہمیں ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے کہ کس طرح ایک اسلامی حکومت کو ایک ایسی کتاب کو جو کہ ایک عیسائی کے سوالوں کے جواب میں لکھی گئی تھی ضبط کرنے کی جرأت ہوئی ہمارے نزدیک حکومت کا یہ قدم مذہب میں دخل اندازی کے مترادف ہے اور احمدیوں کے جذبات کو سخت مجروح کیا گیا ہے آپ کو یہ علم ہونا چاہئیے کہ قرآن مجید اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کے ارشادات کو عزیز رکھتے ہیں ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جس قابل احترام ہستی نے ہمیشہ دنیا کو صلح و آشتی، محبت و اخوت کا سبق دیا اس کی تحریریں کس طرح منافرت یا فساد کا موجب بن سکتی ہیں

پس ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نفل جھمبر و ضلع تھرپارکر سابق سندھ حکومت سے استفسار کرتے ہیں اس حکم کو جسے سراسر غیر منصفانہ سمجھتے ہیں حکومت فوری طور پر اس حکم کو منسوخ کر کے جماعت احمدیہ کے ممبران سے اس اضطراب کو دور کرے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ نصرت آباد

مجلس اطفال الاحمدیہ حافظ آباد

حکومت مغربی پاکستان نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کو ضبط کر لیا ہے یہ حکم بالکل غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ ہے۔ مذکورہ کتاب آج سے چھیاسٹھ سال قبل شائع ہوئی تھی اس وقت کسی نے اس کتاب کو ضبط نہیں کیا مگر اب

جب کہ اسلامی حکومت نے اس کتاب کو ضبط کر کے ہمارے دلوں کو بے حد مجروح کر دیا ہے اس لئے حکومت سے التماس ہے کہ اس حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے اور اس حکم پر نظر ثانی کی جائے

مجلس اطفال الاحمدیہ حافظ آباد۔

جماعت احمدیہ چک ۱۵۱ ضلع میرپور خاص

جماعت احمدیہ چک ۱۵۱ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت پاکستان کے اس حکم کے خلاف جو اس نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کردہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق صادر کیا ہے پر زور احتجاج کرتا ہے حکومت کا یہ حکم ایک پابند قانون اور امن پسند جماعت کے خلاف غیر منصفانہ اور مذہبی حقوق میں مداخلت ہے ہم حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس حکم کو منسوخ فرمایا جائے

جماعت احمدیہ چک ۱۵۱ تعلقہ ڈگری ضلع میرپور

جماعت احمدیہ حلقہ راج گڑھ لاہور

ہم ممبران جماعت احمدیہ حلقہ راج گڑھ لاہور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے حکم پر نہایت گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔

انگلستان میں حال ہی میں وہاں کے ایک متقدر بشپ نے ایک کتاب HONEST TO GOD کے نام سے شائع کی ہے جس کی اشاعت بے پناہ مانگ کے پیش نظر بڑے وسیع پیمانہ پر ہو رہی ہے اس کتاب میں عیسائیت کے موجودہ عقائد پر بڑی زوردار اور سخت تنقید کی گئی ہے عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عیسائی ممالک میں عیسائیت پر تنقید کھلے بندوں ہوتی ہے ایک اسلامی مملکت میں کسی ایسی کتاب کو ضبط کرنا جو کہ اسلام سے ارتداد اختیار کرنے والے ایک عیسائی کے اعتراضات کے جواب میں آج سے ۶۵ سال قبل لکھی گئی کسی طرح مناسب اور دانشمندانہ اقدام نہیں ہے

ہم نہایت ادب سے اسلام اور انصاف کے نام پر التماس کرتے ہیں کہ اس غیر منصفانہ حکم کو واپس لیا جائے

عبدالقادر سیکرٹری اصلاح و ارشاد
جماعت احمدیہ حلقہ راج گڑھ لاہور۔

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۲۷۰

ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ چک ۲۷۰/R اس بات پر اظہار افسوس کرتے ہیں کہ مغربی پاکستان کی حکومت نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر لیا ہے۔ یہ کتاب عیسائیوں کے دو ٹوک ...

میں ۱۸۹۷ء سے متواتر شائع ہوتی آ رہی ہے اور عیسائی حکومت نے اپنے پچاس سالہ دور میں اس پر کوئی پابندی نہ لگائی اور نہ ہی قابل اعتراض گردانا مگر آج اسلامی حکومت دلآزار قرار دے کر ضبط کر دی ہے

ہم حکومت مغربی پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس ضبطی کے حکم کو واپس لے کر شکریہ کا موقع دیں۔

عبدالحکیم قائد خدام الاحمدیہ چک ۳/R کا چیلو

مجلس خدام الاحمدیہ شاہدرہ ٹاؤن

ہم اراکین مجلس خدام الاحمدیہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور حکومت مغربی پاکستان کے کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" اعلان ضبطی کو سراسر غلط اور ہر احمدی کے دل کو دکھانے والا اقدام قرار دیتے ہیں

حکومت مغربی پاکستان سے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہدرہ ٹاؤن

جماعت احمدیہ ملکوال ضلع گجرات

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے یہ کتاب آج سے ۶۵ سال قبل انگریزی حکومت کے عہد میں شائع ہوئی تھی اور بعد ازاں متعدد بار شائع ہوتی رہی ہے عیسائی حکومت نے اپنے پچاس سالہ عہد حکومت میں اس رسالہ کو دل آزاری اور منافرت کا باعث نہ سمجھا۔ لہذا ہم تمام ممبران جماعت احمدیہ ملکوال دکھی دل کے ساتھ گزارش کرتے ہیں کہ اس ضبطی کے حکم کو واپس لیا جاوے

محمد اسمٰعیل صدر جماعت احمدیہ ملکوال
۲۹ مئی ۶۳ء ضلع گجرات

جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندرانہ

جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندرانہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کی خبر سن کر بہت رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ یہ کتاب پون صدی قبل انگریزی حکومت کے عہد میں شائع ہوئی تھی اور اس کے بعد اس کے سات ایڈیشن اور شائع ہوئے اور عیسائی حکومت نے اپنے عہد حکومت میں اس کتاب کو دل آزاری اور منافرت پھیلانے کا باعث نہ سمجھا۔ لیکن آج اس اسلامی حکومت نے اس کو ضبط کر کے کوئی اچھا اقدام نہیں کیا۔

لہذا ہم ممبران جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندرانہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوراً واپس لیا جاوے

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندرانہ

مجلس خدام الاحمدیہ گوگھووال چک ۲۴۷ ضلع لائلپور

مجلس خدام الاحمدیہ گوگھووال چک ۲۴۷ ضلع لائلپور گہرے رنج صدمہ اور اضطراب کا اظہار کرتی ہے جو ہمارے امام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرنے سے صدمہ پہنچا ہے۔ کتاب مذکور ایک ایسے عیسائی کے سوالوں کے جواب میں لکھی گئی جو اسلام سے مرتد ہو کر عیسائی تھا اور اس نے اسلام پر گستاخانہ اعتراضات کئے تھے ان جوابات میں زیادہ تر انجیل ہی کے حوالے دیگر عیسائیت کی تردید اسلام اور بانیٔ اسلام کی برتری اور فضیلت ثابت کی گئی ہے اور گزشتہ ۶۵ سال کے عرصہ میں اس کتاب کی کسی عبارت کو دلآزار نہیں گردانا گیا

پس ہماری مجلس پورے ادب اور دلی درد کے ساتھ حکومت پاکستان سے درخواست کرتی ہے کہ اس نامناسب غیر منصفانہ حکم کو جلد از جلد واپس لیا جائے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ گوگھووال)

جماعت احمدیہ مڈھیالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ

حکومت مغربی پاکستان نے بانی جماعت احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر کے ہمیں بہت دکھ پہنچایا ہے۔ ہم اسے مذہبی معاملات میں دخل اندازی سمجھتے ہیں۔ براہ کرم اس حکم کو منسوخ کر کے ہماری دلی دعائیں

ممبران جماعت احمدیہ مڈھیالہ وڑائچ
ضلع گوجرانوالہ

مجلس انصار اللہ بنی سرور ڈ

نیا دانست میں یہ خبر پڑھ کر کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بحق سرکار ضبط کر لی ہے دل کو از حد صدمہ ہوا

لہذا ہم ممبران مجلس انصار اللہ التجا کرتے ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان اپنے اس فیصلہ کو واپس لے اور اس کتاب پر سے پابندی ہٹائے۔

مجلس انصار اللہ بنی سرور ڈ
ضلع تھرپارکر

جماعت احمدیہ محمود پور

ہم جماعت احمدیہ چک ۵۵/۱۰ٹ کے افراد پر زور اپیل کرتے ہیں کہ گورنمنٹ عالیہ اپنے حکم پر دوبارہ غور فرمائے اور جلد از جلد حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبطی کا حکم واپس لیا جائے۔ یہ تصنیف عیسائیوں کے بڑھتے ہوئے پروپیگنڈا کا سد باب کرنے والا ہے۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ چک ۵۵/۱۰ٹ

مجلس انصار اللہ فیروز والا

حکومت مغربی پاکستان نے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کو ضبط کر کے نہایت ہی غیر دانشمندانہ اقدام کیا ہے یہ کتاب اسلام اور قرآن کی فضیلت پر مشتمل ہے۔ اس تصنیف کے نتیجہ میں نہ صرف اسلام کا دفاع ہوا بلکہ عیسائیت کو پسپا ہونا پڑا۔ ایسی کتاب کا ضبط کرنا کسی طرح بھی ایک اسلامی مملکت کے لئے مناسب نہیں لہذا اپیل ہے کہ اس حکم کو فوری طور پر منسوخ قرار دے کر انصاف کیا جائے۔

ممبران مجلس انصار اللہ فیروز والہ

جماعت احمدیہ چک ۲۲/E.B ضلع منٹگمری

حکومت مغربی پاکستان نے ہمارے مقدس امام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر کے ہم کو دلی صدمہ پہنچایا ہے ہم حکومت سے باادب درخواست کرتے ہیں کہ اس حکم کو منسوخ کرنے کی ہدایت فرما دیں

ممبران جماعت احمدیہ چک ۲۲/E.B

مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد کو جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان کے حکم دربارہ ضبطی کتاب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سخت صدمہ ہوا۔ یہ کتاب عرصہ ۶۶ سال سے کئی بار شائع ہو چکی ہے اور اسلام کی تبلیغ کے لئے بڑی مفید اور موثر ہے اور عیسائیوں کے مسلمات کی رو سے تردید عیسائیت کے لئے انہی کے سوالات کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ ایسی کتاب کا ضبط کرنا مذہبی آزادی کے خلاف اور تبلیغ اسلام کی راہ میں روکاٹ ہے ہم پرزور درخواست کرتے ہیں کہ ضبطی کے آرڈر واپس لے کر ممنون فرما دیں

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد

جماعت احمدیہ ہڑپہ شہر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا ضبط کیا جانا ہمارے لئے سخت تکلیف دہ ہے حیرانگی کی بات ہے کہ ۶۶ سال سے یہ کتاب شائع ہو رہی ہے کسی نے اس کے خلاف قدم نہ اٹھایا لیکن آج ایک اسلامی حکومت اس کو ضبط کرتی ہے یہ مذہبی آزادی میں مداخلت ہے مہربانی کر کے اس حکم کو منسوخ فرمایا جائے (ممبران جماعت احمدیہ ہڑپہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپیہ یا اس سے زائد حصّہ لیا ہے ان کے اسماء گرامی مع ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۴۱۔ مکرم ملک عزیز احمد صاحب دار الصدر غربی ربوہ ۵ — ۰۰
۱۴۲۔ احباب جماعت احمدیہ آئیہ کرم پورہ بذریعہ مکرم سید لال شاہ صاحب ۱۳ — ۰۰
۱۴۳۔ " " " چک ۲۲۱/R-B ضلع لائلپور بذریعہ مکرم محمد یعقوب صاحب ۵ — ۰۰
۱۴۴۔ مکرم ماسٹر عبد الواحد صاحب ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول باٹھ ضلع لاہور ۹ — ۰۰
۱۴۵۔ مکرم عبد الحمید صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۵ — ۰۰
۱۴۶۔ مکرم حنیف احمد صاحب ظفر ربوہ منجانب والد صاحب مرحوم ۵ — ۰۰
۱۴۷۔ کارکنان تحریک جدید ربوہ بذریعہ سردار عبد الحق صاحب شاکر واقف زندگی ۳۶ — ۴۸
۱۴۸۔ مکرم لطیف احمد صاحب عارف ربوہ ۵ — ۰۰
۱۴۹۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب آف ڈسکہ گولبازار ربوہ ۵ — ۰۰
۱۵۰۔ محترمہ بشریٰ امۃ الہادی صاحبہ بنت ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب لاہور ۵۰ — ۰۰
۱۵۱۔ لجنہ اماء اللہ راجگڑھ لاہور بذریعہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ ۵۰ — ۰۰
۱۵۲۔ عزیز سمیع اللہ خان ابن مکرم میاں محمد عبد اللہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ۵ — ۰۰
۱۵۳۔ عزیز عزیز الرحمٰن ابن مکرم میاں عبد الرحمان صاحب " " ۵ — ۰۰
۱۵۴۔ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ ملک محمد شفیع صاحب سادوکی ضلع گجرات ۱۰ — ۰۰
۱۵۵۔ مکرم دلاور احمد صاحب چک نمبر ۵۵ ضلع منٹگمری ۱۰ — ۰۰
۱۵۶۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۱۱۸ ۹-ایل بٹونڈو بذریعہ مکرم غلام نبی صاحب ۵ — ۰۰
۱۵۷۔ " " " صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم میاں عبد الحق صاحب ۵ — ۰۰
۱۵۸۔ مکرم ملک مظفر خاں صاحب جونیئہ چک ۱۵۲ ضلع سرگودہا ۹ — ۸۷
۱۵۹۔ احباب جماعت احمدیہ چک ۳۵ ضلع بہاونگر بذریعہ مکرم غلام رسول صاحب ۵ — ۰۰
۱۶۰۔ " " دار الرحمت شرقی ربوہ بذریعہ عبد الستار صاحب ۵ — ۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

سابق صوبہ سرحد کی جماعتوں کیلئے اعلان

جیسا کہ تمام جماعتہائے احمدیہ کو معلوم ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد میں ہر ماہ کی دس تاریخ تک ہر جماعت کے متعلق رپورٹ آنا ضروری ہے۔ اس رپورٹ میں جماعت کی تربیت کے لئے جو کوششیں کی جائیں ان کے ذکر کے علاوہ یہ بھی اطلاع آنی چاہیئے کہ احباب جماعت کا ارکانِ اسلام خصوصاً نمازوں کی پابندی کے متعلق کیا حال ہے۔ جماعت افراد لین دین کے معاملہ میں کیسے ہیں اور ان کا آپس میں کوئی تنازع وغیرہ تو نہیں ہے۔ چونکہ نظارت کو ان رپورٹوں کی بناء پر ہی کوئی اصلاحی قدم اٹھانا ہوتا ہے اور بعض دفعہ انسپکٹر اصلاح و ارشاد کو موقعہ پر پہنچنا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ایسی رپورٹیں باقاعدگی سے مرکز میں آتی رہیں۔ سابق صوبہ سرحد کی جماعتوں کے عہدیداران کو خاص طور پر تاکید ہے کہ وہ نظارت اصلاح و ارشاد کو ہر ماہ اپنی جماعت کے افراد کے حالات سے اطلاع دیتے رہیں اور اب فوری ایک مفصل رپورٹ جون کے شروع میں ارسال کریں۔ جس جماعت میں رپورٹ کے مطبوعہ فارم نہ ہوں وہ نظارت ہذا سے منگوا سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

ماہوار رپورٹوں کے جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ مجالس کا ایک حصہ "قیادت ایثار" کے شعبہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہا۔ حالانکہ موجودہ زمانہ اور فضاء مقتضی ہے کہ اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس طرف فوری توجہ کی جائے اور مرکز کی طرف سے جاری کردہ سالانہ ہدایات کی روشنی میں ایک معین پروگرام بنا کر اس سلسلہ میں کام کیا جائے اور اپنی مساعی کا ماہوار رپورٹوں میں باقاعدہ اندراج کیا جائے تاکہ مرکز کو رفتار ترقی کا علم ہوتا رہے۔ جزاکم اللہ (نائب قائد ایثار مرکزیہ)

عزم محمود

سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود فرماتے ہیں:۔

۱۔ "ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور تمام (غیر ممالک) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"۔

۲۔ "ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے۔ اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے"۔

۳۔ "ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے۔ اور جہاں ہم تبلیغ اسلام کریں گے وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی اور اسلام کے نشانات بھی قائم کئے جائیں گے اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے سب کا فرض ہے کہ خواہ وہ امیر ہو یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھیں"!

۴۔ "پس کوشش تو ہماری یہ ہونی چاہیئے کہ ہم نئے نئے راستے سوچیں جن سے اسلام کی خدمت سرانجام دے سکیں۔ اور جن سے زیادہ سے زیادہ دین کے قیام اور اس کی اشاعت میں مدد ملے"۔

۵۔ "کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کرے اور ہماری موتیں ہماری پیدائشوں سے زیادہ مبارک ہوں اور کامیابی ہمارے قدم چومے اور ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فاتح جرنیل بن جائیں اور قیامت کے دن تمام دنیا کی حکومت کی کنجیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں رکھنے کا فخر حاصل کریں"۔

۶۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آقا کے مذکورہ بالا ارشادات کی تعمیل کی کما حقہ توفیق بخشے۔ تاکہ ہم اپنے آقا کے اس عزم مبارک کو اپنی آنکھوں سے جلد از جلد پورا ہوتا دیکھیں۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہلال اطفال

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہزاروں بچوں کو "اطفال الاحمدیہ کے دو سالہ پروگرام" کے مطابق پہلے امتحان "ستارہ اطفال" میں شرکت کا موقعہ ملا۔ اکثر مجالس کے پرچے آچکے ہیں باقی مجالس کے قائدین سے بھی درخواست ہے کہ وہ جوابی پرچہ جات جلد از جلد بھجوا دیں۔

اب دوسرا امتحان "ہلال اطفال" ۱۵ دسمبر ۶۳ء کو منعقد ہوگا اس کا کورس بھی شائع ہو کر سب مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے کورس کے جوابات رسالہ "تشحیذ الاذہان" میں ہر ماہ شائع ہو رہے ہیں مربیان اور ناظمین اطفال آج سے ہی بچوں کو تیاری شروع کرا دیں اور ریکارڈ کا جو حصہ ناظمین نے مکمل کرنا ہے اس کو بھی فوراً شروع کر دیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

اخویم مکرم ملک محبوب عالم صاحب آف بھکہ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۶۳ء اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعائے مغفرت فرما دیں۔

(خاکسار مبارک احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھکہ۔ متصل بھیرہ۔ ضلع سرگودھا)

درخواست دعا۔

میرے بیٹے عزیز محمد شریف خاں ابوحسینی جو کہ بفضل خداوند کریم واقف زندگی ہے کا M. S. C کا فائنل امتحان ہو رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔

(خاکسار ڈاکٹر حبیب اللہ خان ابوحسنی)

حکومت مغربی پاکستان کا مبارک اقدام

(محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

حقیقی حمد و ثنا کی سزاوار تو خدا تعالےٰ ہی کی ذات ہے جو سب قدرتوں والا اور بڑا ہی پیار کرنے والا ہے اور اسی کے حضور ہمارے وجود کا ہر ذرّہ سجدہ ریز ہے۔ کہ اس نے ہمیں خوشی کا دن دکھایا اور پھر ہمارے شکریہ کی مستحق ہماری حکومت ہے جس نے دنیا کے جھوٹے وقار کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اعلےٰ انسانی اقدار اور اسلام دوستی پر اپنی دُنیاوی پرسٹیج کو خوشی سے قربان کر کے صحیح اسلامی روح کا مظاہرہ کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو دنیا میں مذہب اسلام کو غالب کرنے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوئے ہیں) کی ایک کتاب کے خلاف ضبطی کے احکام واپس لے لئے۔ پس ہمارے دل شکریہ کے حقیقی جذبات سے لبریز ہیں۔ اور ہمارا عمل انشاء اللہ اس کی تصدیق کرے گا۔ باللہ التوفیق

یہ بھی یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور بھی ہمیں صرف اپنی روح اور اپنے دل کے ہر جذبہ کے ساتھ سربسجود ہی نہیں ہونا بلکہ اپنے عمل سے بھی ثابت کرنا ہے کہ ہمارے جذبات حقیقی اور تقویٰ کی بنیادوں پر قائم ہیں۔ اس کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ ہم ہر عیسائی تک "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" پہنچائیں اور انہیں عیسائیت کی روح جھلسانے والی تپش سے نکل کر اسلام کے ٹھنڈے سایہ تلے آنے کی دعوت دیں تا وہ دل جو اسلام پر غلط نکتہ چینی کی طرف مائل ہیں انہیں دلوں سے اسلام کی صداقت کے چشمے پھوٹ نکلیں اور ان کی زبانیں بے اختیار ہو کر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرنے لگیں۔ آمین! یا رب العالمین!

اس میں شک نہیں کہ یہ دن اور یہ راتیں ہم نے انتہائی درد و الم میں گذاری ہیں۔ گویا کہ ہماری روح گداز ہو کر اپنے رب کے حضور یہ گنگناتی رہی ہے۔ ع

واللہ خوشی سے بہتر غم سے تیرے گذرنا

مگر آج خدا کی عنایت سے ہماری زبان پر اس کا دوسرا مصرعہ ہے۔ ع

یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

فالحمد للہ علی ذالک والحمد للہ علی ذالک

خاکسار مرزا ناصر احمد

ربوہ ۶۳/۵/۳۱

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب پر سے پابندی اٹھالی گئی

اخبارات میں حکومت مغربی پاکستان کے سرکاری اعلان کے حوالہ سے ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی فراہم کردہ حسب ذیل اطلاع شائع ہوئی ہے:۔

لاہور۔ ۳۰ رمئی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گورنر مغربی پاکستان نے (حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام) کی لکھی ہوئی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق حکم واپس لے لیا ہے۔ (اے۔ پی۔ پی)

(نوائے وقت ۳۱ رمئی ۱۹۶۳ء)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج

تعلیم الاسلام کالج میں گیارھویں (پری میڈیکل۔ پری انجینئرنگ۔ آرٹس) جماعت کا داخلہ ۱۱ رجون ۱۹۶۳ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ میٹرک میں ۷۰۰ سے زائد نمبر لینے والے طالب علم کو پوری فیس کی رعایت دی جاتی ہے۔

پراسپکٹس دفتر سے مفت طلب فرمائیے۔ انٹرویو کے وقت والدین گارڈین کا ہونا ضروری ہے۔ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کیا جائے

مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن

پرنسپل

درخواست دعا

زینت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عمر صاحب بٹ دھرمپورہ لاہور عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اس وقت حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو صحت عطا فرمائے۔ آمین

(حنیف ظفر۔ دار الصدر شرقی۔ ربوہ)

ضروری اعلان

بل ماہ مئی ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ رجون ۱۹۶۳ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ رجون تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے۔ ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر)

عزیزم نصیر احمد صاحب بھٹی کی وفات

(حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب)

عزیزم نصیر احمد بھٹی ابن مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی ایک لمبی بیماری کے بعد ۶۳/۵/۲۹ کو راولپنڈی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ایک بیوہ اور چار چھوٹے بچے یادگار چھوڑے آپ موصی تھے اس لئے آپ کا جنازہ عزیزہ رشید احمد بھٹی ٹرک پر ۶۳/۵/۳۰ کو ربوہ لائے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے بعد از تدفین دعا کرائی خالصاحب قاضی محمد رشید صاحب اور دیگر قریبی رشتہ داروں کے علاوہ سلسلہ کے متعدد بزرگوں نے بھی شرکت کی۔ مرحوم محترم قاضی عبد السلام بھٹی کے بھتیجے اور داماد تھے۔ اللہ تعالےٰ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب بھٹی کے خاندان کو عزیز کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے بیوہ اور چھوٹے بچوں کا خود کفیل ہو۔